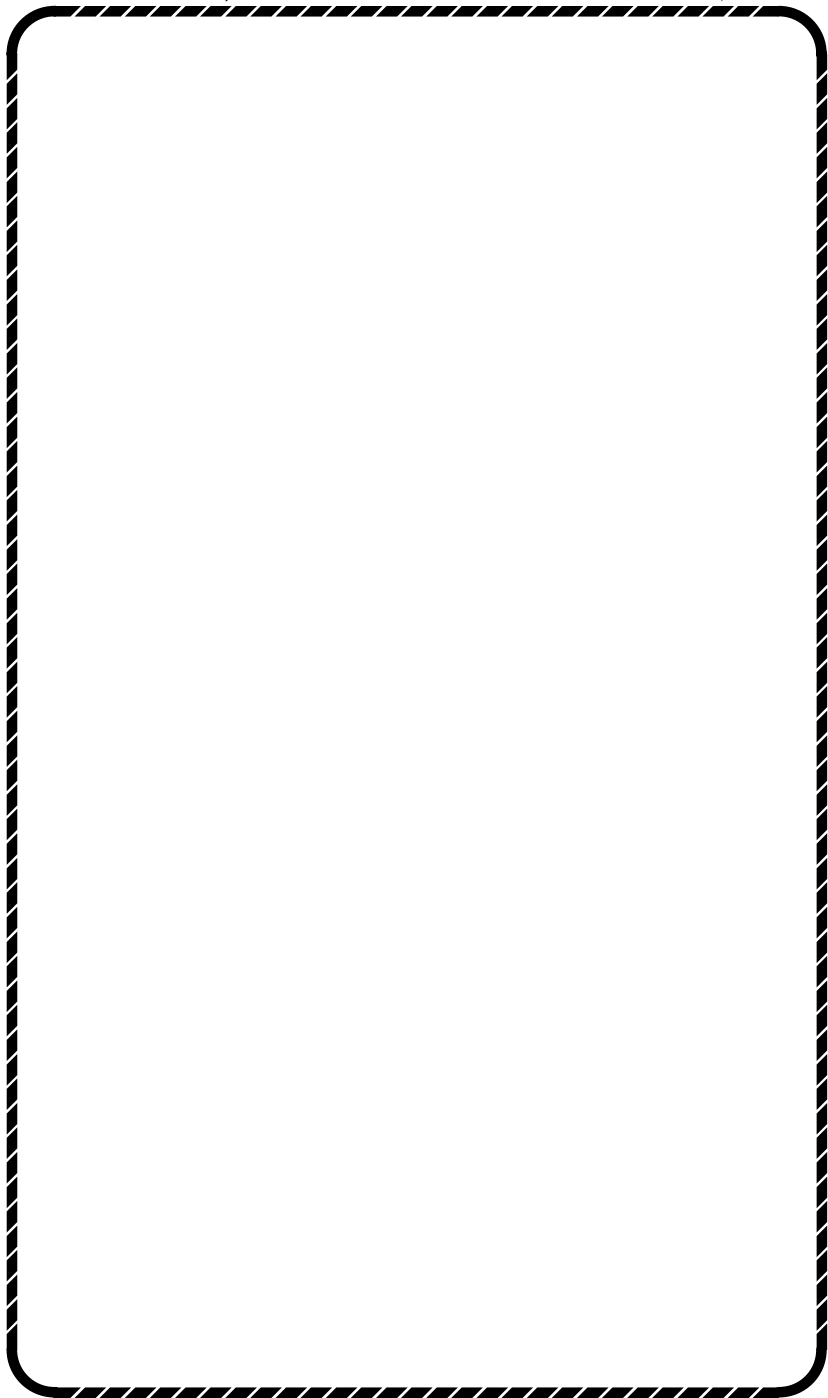


اسمِ محمد کے کمالات و خصوصیات

از

مفکر اسلام علامہ

پروفیسر عون محمد سعیدی مصطفوی



الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ - وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ - أَمَّا بَعْدُ !
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝ إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ
آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ۝

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
وَعَلَى آلِكَ وَأَصْحَابِكَ يَا حَبِيبَ اللَّهِ

مقصد حیات: میری زندگی کا مقصد مقام مصطفیٰ کا تحفظ اور ساری دنیا میں نظام مصطفیٰ کا نفاذ ہے اور اس کے لیے میں نے مصطفوی بن کر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے تحریک نظام مصطفیٰ کا ساتھ دینا ہے۔ اِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالٰی

اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب لبیب سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کو سرتابہ قدم شان ہی شان بنا کر بھیجا، حتیٰ کہ جس چیز کی آپ کی ذات اقدس سے نسبت ہوگئی وہ بھی شان والی قرار پائی۔ آپ کے ساتھ نسبت رکھنے والی چیزوں میں آپ کے اسمائے گرامی بھی ہیں۔ جس طرح آپ ﷺ کی ذات گرامی ساری کائنات سے ممتاز ہے اسی طرح آپ کے اسمائے گرامی بھی ساری کائنات سے ممتاز ہیں۔

محمد اور احمد آپ کے ذاتی نام ہیں، جبکہ صفاتی ناموں کی تعداد چودہ سو تک شمار کی گئی ہے۔ ناموں کی اتنی کثیر تعداد دنیا کے کسی بڑے سے بڑے آدمی کے حصے میں بھی نہیں آئی۔ ملا علی قاری لکھتے ہیں: "ثُمَّ مِنَ الْقَوَاعِدِ الْمُقَرَّرَةِ أَنَّ كَثْرَةَ الْأَسْمَاءِ تَدُلُّ عَلَى عَظَمَةِ الْمُسَمَّى" یعنی یہ ایک مسلمہ قاعدہ ہے کہ ناموں کی کثرت "نام والے" کی عظمت پر دلالت کرتی ہے۔

قرآن حکیم کا آغاز اللہ تعالیٰ کی حمد سے ہوتا ہے، چونکہ تمام محامد اسی کی ذات پاک کے لیے ہیں اس لیے اس کا نام "محمود" ہے، اس نے اپنے نام سے مشتق کر کے اپنے حبیب کا نام "محمد" رکھا۔ بقول حضرت سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ:

شَقَّ لَهُ مِنْ اسْمِهِ كَيْ يُجْلَهُ فَذُو الْعَرْشِ مُحَمَّدٌ وَهَذَا مُحَمَّدٌ
(اللہ تعالیٰ نے آپ کی عظمتوں کے اظہار کے لیے آپ کا نام اپنے نام سے مشتق فرمایا۔)

پس ربِّ عرش ”محمود“ ہے اور اس کا حبیب ”محمد“ ہے۔)

گزشتہ کتبِ سماویہ میں آپ کا نام ”احمد“ مرقوم تھا۔ امام سیوطی تفسیر درمنثور میں حضرت قتادہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے امتِ محمدیہ میں ہونے کی تمنا کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا: ”اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنْ اُمَّةٍ اَحْمَدَ“ اے اللہ! تو مجھے احمد ﷺ کی امت میں شامل فرما۔

بالخصوص اسمِ محمد کی تو شان ہی نرالی ہے، جس طرح آپ سارے نبیوں کے سردار ہیں اسی طرح آپ کا یہ نام بھی سارے ناموں کا سردار ہے۔ اس نام کی ایک بہت بڑی خصوصیت یہ ہے کہ دیگر انبیائے کرام کے مقدس ناموں سے ان کی ہمہ جہت عظمتوں کا اظہار نہیں ہوتا، مگر آپ کے اس نام سے آپ کے جملہ کمالات کی طرف صرف اشارہ ہی نہیں بلکہ پوری پوری دلالت ہوتی ہے۔

امام راغب اصفہانی نے اپنی کتاب ”المفردات“ میں لفظ محمد کی وضاحت کچھ ان الفاظ سے کی ہے: ”اَلَّذِيْ اجْتَمَعَتْ فِيْهِ الْخِصَالُ الْمَحْمُوْدَةُ“ یعنی محمد اس ہستی کو کہتے ہیں جس میں تمام قابلِ تعریف خوبیاں یک جا ہوں۔ امام زرقانی شرح مؤطا امام مالک میں اس کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ”اَلَّذِيْ تَكَاْمَلَتْ فِيْهِ الْخِصَالُ الْمَحْمُوْدَةُ“ یعنی محمد اس ہستی کو کہا جاتا ہے جس میں تمام تر خصائل محمودہ کامل واکمل ہوں۔ امام ابن حجر عسقلانی فتح الباری میں اس کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ”اَلَّذِيْ حُمِدَ مَرَّةً بَعْدَ مَرَّةٍ اِلٰى غَيْرِ النَّهَايَةِ“ یعنی محمد اس ہستی کو کہا جاتا ہے جس کی تسلسل کے ساتھ اتنی تعریف کی جائے کہ اس کی کوئی آخری حد ہی نہ آئے۔

یہ وہ عظیم نام ہے جو آپ ﷺ سے پہلے کسی بھی نبی و رسول کے حصے میں نہیں آیا۔ نیز یہ نام آپ ﷺ کی نبوت کی علامات میں سے ہے، یعنی جب اس نام کو آپ کی ذات و صفات کے ساتھ ملا کر دیکھا جائے تو یہ پکار پکار کر کہتا ہے کہ آپ بالکل سچے نبی ہیں۔ آپ کا یہ نام آپ کی والدہ محترمہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کو ولادت سے قبل خواب میں بشارت کیا گیا، جبکہ نام رکھنے کی سعادت آپ کے دادا حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کو حاصل

ہوئی، جب ان سے یہ نام رکھنے کی وجہ دریافت کی گئی تو انھوں نے فرمایا: میں نے اپنے پوتے کا یہ نام اس لیے رکھا ہے تاکہ خالق کائنات آسمانوں میں اس کی تعریف کرے اور مخلوق زمین میں اس کی تعریف کرے۔

اس نام کی ایک خوبی یہ ہے کہ یہ تعریف کے پوری قوت کے ساتھ وجود میں آنے کی طرف اشارہ کرتا ہے، جیسے صَرَفٌ يُصَرِّفُ تَصْرِيفًا میں کسی چیز کو پھرنے کے لیے قوت کا وجود ضروری ہوتا ہے۔۔ اس لحاظ سے لفظ محمد کا مفہوم یہ ہوا کہ جو بھی شخص آپ ﷺ کی ذاتِ اقدس کو دیکھے گا وہ بے اختیار آپ کی تعریف پر مجبور ہو جائے گا۔

جیسا کہ حضرت عبداللہ بن سلام کہتے ہیں کہ میں نے جیسے ہی آپ کو دیکھا ”عَوَفْتُ اَنَّ وَجْهَهُ لَيْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ“ میں پہچان گیا کہ ایسا حسین و جمیل چہرہ کسی جھوٹے کا نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح اور بھی بہت سے واقعات ہیں جن میں آپ کی ذاتِ اقدس کو دیکھتے ہی لوگوں کی زبان پر بے اختیار تعریفی کلمات جاری ہو گئے۔ ہمارے اس دور میں ایک انگریز مصنف مائیکل ہارٹ نے دنیا کی سو عظیم شخصیات پر مشتمل کتاب لکھی تو وہ دن دیکھے ہی آپ ﷺ کے نام نامی اسمِ گرامی کو ان سب سے پہلے لکھنے پر مجبور ہو گیا۔

لفظ محمد چونکہ بابِ تفعیل سے ہے جس کی ایک خاصیت ”مبالغہ“ ہے، جیسے قتل کا معنی فقط مارنا ہے اور تفتیل کا معنی ٹکڑے ٹکڑے کرنا ہے۔۔ اس لحاظ سے لفظ محمد کا معنی ہوگا ایک ایسی ہستی جس کا ہر ہر جزو قابلِ تعریف ہو، جو ہر ہر جہت سے مستحقِ حمد ہو، جو ہر ہر زاویے سے لائقِ ثناء ہو۔ یہ خوبی بھی ہمارے پیارے نبی ﷺ میں بدرجہ اتم موجود ہے، دنیائے انسانیت میں آپ ہی وہ واحد ہستی ہیں جس میں نقص و عیب کے کسی ذرے کا بھی تصور نہیں کیا جاسکتا۔ بقول اعلیٰ حضرت:۔

وہ کمالِ حسنِ حضور ہے کہ گمانِ نقص جہاں نہیں یہی پھولِ خار سے دور ہے یہی شمع ہے کہ دھواں نہیں آپ دنیا کی کوئی بھی چیز خریدیں اور اس میں صرف ایک آدھ ہی خرابی ہو تو اسے ہر لحاظ سے قابلِ تعریف نہیں کہہ سکتے۔ اسی طرح اگر سرکارِ دوعالم ﷺ میں نعوذ باللہ کوئی ذرہ برابر بھی خامی ہو تو لفظ محمد کا اطلاق آپ کی ذاتِ اقدس پر درست نہیں رہتا۔

حضرت حسان بن ثابت فرماتے ہیں:

خُلِقْتُ مُبْرَأً مِّنْ كُلِّ عَيْبٍ كَأَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا تَشَاءُ

باب تفعیل کی ایک خاصیت ”استمرار“ بھی ہے، یعنی کسی کام کا ہمیشہ ہمیشہ جاری رہنا۔ حضور ﷺ کی بھی یہی شان ہے کہ آپ کی تعریف میں استمرار پایا جاتا ہے کیونکہ آپ کی ہر زمانے، ہر علاقے اور ہر زبان میں تعریف کی گئی ہے اور یہ تسلسل کے ساتھ جاری ہے۔

اس دنیا میں آپ کی تشریف آوری سے قبل بھی آپ کی مدائح کا سلسلہ جاری رہا، پھر جب آپ دنیا میں تشریف لے آئے تب تو رنگ ہی نرالا ہو گیا، آپ کے وصالِ اقدس کے بعد سے لے کر اب تک بھی اس میں کوئی انقطاع نہیں آیا اور تاقیام قیامت یہ سلسلہ جاری و ساری رہے گا، بروز قیامت لوائے حمد آپ کے ہاتھ میں ہوگا، نیز جنت میں بھی آپ کی بے حد و حساب تعریف ہوتی رہے گی۔

اگر آپ آج تک حضور ﷺ کی شان میں لکھی گئی صرف نعتوں کا سرمایہ اکٹھا کرنے لگ جائیں تو وہی ایک بحرِ ناپیدا کنار ہے، باقی تعریفیں تو اس کے علاوہ ہیں۔

میٹھا میٹھا ہے میرے محمد کا نام ان پہ لاکھوں کروڑوں درود و سلام
نام محمد میں غیب کی خبر بھی پائی جاتی ہے، یعنی ایک ایسی ہستی جس کی ہر دور میں حمد و ثنا جاری رہے گی، یہ خبر سو فی صد صداقت پر مبنی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کو یہ نام عطا فرما کر پہلے ہی بتا دیا کہ آنے والا کوئی بھی زمانہ آپ کی تعریف و توصیف سے خالی نہیں رہے گا۔ آج دشمنوں نے اپنا پورا زور لگا لیا کہ کسی طرح ثنائے مصطفیٰ کے اس سلسلے کو روکا

جاسکے مگر انہیں ہر قدم پر ناکامی کا سامنا کرنا پڑا، کیونکہ یہ ایک ایسا سیلِ رواں ہے جس کے آگے بند باندھنا ممکن ہی نہیں ہے۔ یہ بڑی سے بڑی رکاوٹوں کو خس و خاشاک کی طرح بہاتا ہوا آگے بڑھتا چلا جاتا ہے۔ تقریر ہو یا تحریر، زمین ہو یا آسمان، شرق ہو یا غرب، جدھر بھی کان لگائیے آپ ہی کی داستان ہے۔

اک نام مصطفیٰ ہے جو بڑھ کر گھٹا نہیں ورنہ ہر اک عروج میں پنہاں زوال ہے

نام محمد کی چند خصوصیات:

- اس نام مبارک کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ اس کو گالی دینا ممکن نہیں ہے۔ کیونکہ یہ نام اور گالی آپس میں ایک دوسرے کی ضد ہیں۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ایک ہستی کو پہلے ”سرتاپا تعریف“ تسلیم کیا جائے اور پھر اس کو گالی دی جائے۔

یہی وجہ ہے کہ جب کفار آپ ﷺ کو برا بھلا کہتے تھے تو اس کے لیے انھیں آپ کا نام گرامی بہر صورت لینا پڑتا تھا۔ کسی نے توجہ دلائی کہ پہلے تم محمد کہہ کر ان کی تعریف کرتے ہو اور پھر اسی تعریف والے کو برا کہتے ہو، ان دونوں کا آپس میں کوئی جوڑ نہیں۔ اس پر انہوں نے لفظ محمد کی جگہ ”مذمم“ کہہ کر برا بھلا کہنا شروع کر دیا۔ جب حضور ﷺ کو اس بات کا علم ہوا تو آپ مسکرائے اور ارشاد فرمایا: **أَلَا تَعْبَجُونَ كَيْفَ يَصْرِفُ اللَّهُ عَنِّي شَتْمَ قُرَيْشٍ وَ لَعْنَهُمْ ، يَشْتُمُونَ مُذْمَمًا وَأَنَا مُحَمَّدٌ**۔ یعنی اے صحابہ! تمہیں اس بات پر خوش گوار حیرت نہیں ہوتی کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے مجھ سے قریش کی گالی گلوچ اور لعن طعن کو دور فرمادیا؟ وہ مذمم کو گالیاں دیتے رہتے ہیں اور میرا نام تو محمد ہے۔

ذات ہوئی انتخاب، وصف ہوئے لا جواب نام ہوا مصطفیٰ تم پہ کروڑوں درود

- اس نام کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ جب بھی یہ بولا جائے تو بولنے اور سننے والے دونوں اشخاص پر ایک مرتبہ درود و سلام پڑھنا واجب ہو جاتا ہے اور ایک سے زائد بار پڑھنا مستحب ہوتا ہے۔

معجم الاوسط کی حدیث پاک کے مطابق جس کے سامنے آپ ﷺ کا نام مبارک لیا گیا اور اس نے درود نہ پڑھا وہ بد بخت آدمی ہے۔۔۔ سنن نسائی کی حدیث پاک کے مطابق جو شخص آپ ﷺ کا نام نامی لے کر ایک بار درود بھیجے اللہ تعالیٰ اس پر دس بار درود بھیجتا ہے اور جو ایک بار سلام بھیجے اللہ تعالیٰ اس پر دس بار سلام بھیجتا ہے۔۔۔ مسند احمد کی حدیث پاک کے مطابق جو شخص آپ کے نام نامی کے ساتھ آپ پر ایک بار درود بھیجے اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اس پر ستر بار درود بھیجتے ہیں۔

● اس نام کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ اس کی اللہ تعالیٰ کے اسم ذات کے ساتھ کئی طرح سے مناسبت ہے۔ اللہ میں بھی چار حرف ہیں اور محمد میں بھی چار حرف ہیں۔ اللہ کا بھی ہر حرف نقطے سے خالی ہے اور محمد کا بھی ہر حرف نقطے سے خالی ہے۔ اللہ میں بھی ایک حرف مشدد ہے اور محمد میں بھی ایک حرف مشدد ہے۔ اللہ میں بھی کہیں زیر نہیں ہے اور محمد میں بھی کہیں زیر نہیں ہے، یعنی یہ دونوں نام وہ ہیں جو کبھی زیر ہونے والے نہیں ہیں، انہوں نے ہمیشہ زبردست ہی رہنا ہے۔

دوسری طرف اگر آپ حروفِ تہجی کو ملاحظہ کریں تو وہاں لام اور میم یکے بعد دیگرے آتے ہیں۔ اس میں یہ نکتہ ہے کہ اللہ اور محمد دونوں اکٹھے ہیں، شانِ الوہیت کے فوراً بعد شانِ محمدیت شروع ہو جاتی ہے۔

پھر ان دونوں میں ایک ایک ”شد“ بھی ہے، اس میں یہ نکتہ ہے کہ ان دونوں کی شانِ پوری شدت اور شانِ شوکت سے ظاہر ہوگی۔ مزید یہ کہ مشدد لفظ میں پہلا حرف ساکن اور دوسرا متحرک ہوتا ہے، اس میں یہ نکتہ ہے کہ نہ اللہ کی شان کہیں سکون پکڑنے والی ہے اور نہ ہی محمد کی۔ جیسے ہی کسی مقام پر رکے گی اس سے اگلے ہی لمحے بلا توقف پھر سے شروع ہو جائے گی۔

اسم اللہ میں کھڑی زبر کا اضافہ ہے جو کہ اسم محمد میں نہیں ہے۔ اس میں یہ نکتہ ہے کہ اللہ خالق و مالک ہے اور محمد مخلوق و مملوک، اللہ بادشاہ ہے اور محمد اس کے نائب، اللہ ربِ عظیم ہے اور محمد اس کے خلیفہ اعظم۔

لفظ اللہ میں زبر تو ہے مگر پیش نہیں ہے، جبکہ محمد میں زبر کے ساتھ ساتھ پیش بھی ہے، اس میں یہ نکتہ ہے کہ محمد عربی ﷺ کو جو کچھ بھی پیش کیا جاتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی عطاء سے ہوتا ہے۔ جبکہ اللہ تعالیٰ کو کوئی بھی کچھ پیش (عطاء) نہیں کر سکتا۔

جب اللہ کا لفظ بولیں تو دونوں ہونٹ کھل جاتے ہیں تاکہ موت کے وقت اس کا نام لینے میں کسی قسم کی دقت نہ ہو۔ اور جب محمد کا لفظ بولیں تو دونوں ہونٹ مل جاتے ہیں، ایک مرتبہ پہلے میم پر اور دوسری مرتبہ دوسرے میم پر۔ اس میں یہ نکتہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے

حبیب کے نام کو ایک ایک مرتبہ نہیں بلکہ دو دو مرتبہ پوسے دلواتا ہے۔

لب پہ آجاتا ہے جب نام جناب منہ میں گھل جاتا ہے شہد نایاب
وجد میں ہو کے اے جان بیتاب اپنے لب چوم لیا کرتے ہیں
اللہ کا نام لیتے ہوئے منہ بالکل بند نہیں ہوتا مگر محمد کا نام لیتے ہوئے دو مرتبہ بند
ہوتا ہے، اس میں یہ نکتہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا دستِ قدرت اپنے حبیب کو سب کچھ عطا فرمانے
کے لیے ہمہ وقت کھلا رہتا ہے اور محمد عربی ﷺ اسے مسلسل سمیٹتے رہتے ہیں۔ پھر محمد کے
آخری لفظ ”دال“ پر منہ کے کھل جانے کا مطلب یہ ہے کہ آقا علیہ السلام صرف سمیٹتے ہی
نہیں رہتے بلکہ امت میں خوب خوب بانٹتے بھی ہیں۔ بقول اعلیٰ حضرت:

رب ہے معطیٰ یہ ہیں قاسم رزق اس کا ہے کھلاتے یہ ہیں
انا اعطینک الکلوثر ساری کثرت پاتے یہ ہیں

● اسم محمد کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ اس کے عدد 92 ہیں۔ 92 میں 2 کا عدد اللہ اور
محمد پہ دلالت کرتا ہے (جیسا کہ کلمہ طیبہ میں جیسے ہی اللہ کی ”ہ“ ختم ہوتی ہے اس کے فوراً بعد
محمد کی ”م“ شروع ہو جاتی ہے) جبکہ 9 کا عدد اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ کائنات کا
ذره ذرہ ان دونوں پاک بارگاہوں کا محتاج ہے۔ ذرا دیکھیے کہ 9 کا عدد اہل حساب کے
نزدیک کیسی کیسی خصوصیات کا حامل ہے:

(۱) اس کو جتنی بار بھی ضرب دی جائے یہ اپنے وجود کو برقرار رکھتا ہے اور پورے
پہاڑے میں کہیں بھی فنا نہیں ہوتا۔ اس میں اس طرف اشارہ ہے کہ ذاتِ محمد کو فنا نہیں، اور
جو بھی اس ذات کے ساتھ جڑ جائے گا اس کو بھی فنا نہیں۔

(۲) یہ اپنے ماتحت تمام ہندسوں کو اپنے دامن میں یوں سمیٹ لیتا ہے کہ ایک کو سو تک
پہنچا دیتا ہے۔ دیکھیے ہم ایک سے نو تک اعداد لکھتے ہیں، کوئی بھی عدد ایک سے زائد بار نہیں
آئے گا۔ $36+15+47=98$ $98+2=100$ ۔ پس اسی طرح نام محمد بھی سب عالمین
کو اپنے دامنِ رحمت میں لیے ہوئے ہے اور اس کے ساتھ جڑنے والا ہر شخص ترقی کرتے
ہوئے کمال کے آخری درجے تک پہنچ جاتا ہے۔

(۳) جس رقم کے اعداد کا مجموعہ 9 ہو جائے وہ رقم خود بھی 9 پر پوری پوری تقسیم ہو جاتی ہے۔ مثلاً 79245 کے اعداد کو آپس میں جمع کریں تو یہ 27 بنتا ہے اور 27 کا عدد 9 پر پورا پورا تقسیم ہو جاتا ہے۔ بالکل اسی طرح اگر اس پوری رقم (79245) کو آپس میں جمع کیے بغیر 9 پر تقسیم کریں تو بھی وہ پوری پوری تقسیم ہو جاتی ہے اور جواب بنتا ہے 8805۔ پس معلوم ہوا کہ نام محمد کی رحمت بھی اتنی کامل ہے کہ وہ بغیر کسی کی بیشی کے ہر ایک کو پوری پوری مل سکتی ہے۔

(۴) جو رقم 9 پر برابر تقسیم ہو جاتی ہو، اگر اس کے ہندسوں کی ترتیب یک سر بدل دی جائے تو وہ تب بھی 9 پر پوری تقسیم ہوگی، اور یہ خوبی 9 کے علاوہ کسی عدد میں نہیں ہے۔ مثلاً 385497 کی رقم 9 پر پوری تقسیم ہوتی ہے۔ اگر اس کی ترتیب کسی بھی انداز سے بدل کر دیکھیں تب بھی یہ 9 پر پوری تقسیم ہوگی۔ بالکل اسی طرح جس نے ذات محمد کے ساتھ پورا تعلق جوڑ لیا اب وہ طبقات امت میں جہاں بھی اور کسی بھی حالت میں کھڑا ہو آپ ﷺ کا فیض اسے پورا پورا ملے گا۔

(۵) کوئی چھوٹی سے چھوٹی یا بڑی سے بڑی رقم لیں اور اس کی ترتیب بالکل بدل دیں، پھر اسے آپس میں تفریق کر لیں، جو باقی ماندہ رقم ہوگی وہ ہر قیمت پر 9 پر تقسیم ہوگی۔ مثلاً 7834 کی ترتیب بدلیں اور 4387 بنالیں۔ اب ان دونوں کی آپس میں تفریق کریں تو جواب آتا ہے 3447۔ اب اس جواب کو 9 پر تقسیم کر کے دیکھیں تو یہ پورا پورا تقسیم ہو جائے گا۔ پس معلوم ہوا کہ کوئی چھوٹے سے چھوٹا آدمی ہو یا بڑے سے بڑا آدمی، اسم محمد کے ساتھ دوستی اسے پورا پورا فیض عطا کرے گی۔

ہرگز نمیر دآنکہ دلش زندہ شد بہ عشق ثبت است بر جریدہ عالم دوام ما
● اسم محمد کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ اس کی ”میم“ سے ماضی ”حاء“ سے حال اور ”میم“ سے مستقبل کی طرف اشارہ ہے۔ جبکہ ”دال“ اس بات پر دلالت کر رہی ہے کہ ماضی، حال اور مستقبل تینوں محمد ﷺ کے ہیں۔ شاعر کہتا ہے:

جدول العصر کہہ چھڈیا تے جھگڑا کی رہا باقی جو گزرے نے جو گزر ن گے زمانے سارے تیرے نے

● اسم محمد کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ اس کا ہر حرف بامعنیٰ ہے۔ دیگر ناموں سے اگر کچھ حرف ختم کر دیے جائیں تو وہ بے معنی ہو کر رہ جاتے ہیں۔ مگر اسم اللہ بھی اس خامی سے پاک ہے اور اسم محمد بھی اس خامی سے پاک ہے۔

اگر محمد کی میم کو ہٹا دیا جائے تو وہ ”حمد“ بن جاتا ہے جس کے معنی تعریف کے ہیں۔ اگر میم اور حاء دونوں کو ہٹا دیا جائے تو یہ ”مد“ بن جاتا ہے جس کا معنی کھینچنے کے ہیں یعنی ساری کائنات حضور ﷺ کی طرف کھینچتی ہے۔ اگر میم، حاء، میم تینوں کو ہٹا دیا جائے تو دال بن جاتی ہے، جس کے معنی دلالت کرنے اور ہدایت دینے کے ہیں، یعنی حضور ﷺ کی ذات اقدس اللہ تعالیٰ کی ذات پاک کی سب سے بڑی دلیل ہے اور آپ کے صدقے ساری کائنات کو ہدایت نصیب ہوتی ہے۔

● اسم محمد کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ یہ قرآن حکیم میں چار بار آیا ہے اور چار کے عدد کی اپنی ایک خاص اہمیت ہے۔ آسمانی کتابیں چار۔۔ بڑے فرشتے چار۔۔ خلفاء راشدین چار۔۔ ائمہ فقہ چار۔۔ نماز کی حالتیں یعنی قیام، رکوع، سجود، قعود چار۔۔ عمر کی منزلیں یعنی بچپن، لڑکپن، جوانی، بڑھاپا چار۔۔ دنیا کے موسم چار۔۔ عناصر چار۔۔

بالخصوص جدید سائنس کے مطابق جب یہ کائنات بنائی گئی تو اس کے پہلے چار سیکنڈز سے لے کر چار منٹ تک ہونے والے واقعات انتہائی شان و شوکت اور منفرد نوعیت کے حامل تھے۔ کیونکہ انہی واقعات نے ہماری اس کائنات کو موجودہ صورت دی، پس کائنات کے قدرتی نظام میں بھی چار کے ہندسے کا خصوصی عمل دخل ہے۔

آئن سٹائن نے کائنات کو ”چار ابعادی کائنات“ سے تعبیر کیا ہے۔ اس کے نزدیک جس دنیا میں ہم رہتے ہیں وہ سوائے چار ابعادی زمان و مکان کے کچھ بھی نہیں ہے۔۔ پس معلوم ہوا کہ اس کائنات کی تخلیق کے پیچھے اسی ذات محمد کی جلوہ گری ہے جس کا ذکر قرآن حکیم میں چار بار کیا گیا ہے۔

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ میں بھی اسی طرف اشارہ ہے۔
دل چسپ بات یہ ہے کہ خود لفظ رحمت کے حروف بھی چار ہیں۔ پس یہ کہنے میں قطعاً کوئی

مضانقہ نہیں کہ یہ ساری کائنات قریہ محمد ہے اور اس کا ذرہ ذرہ اسی ہستی کا طواف کر رہا ہے۔ زمین و آسمان میں آپ ہی کی بادشاہی اور آپ ہی کا سکہ چلتا ہے۔

اگر نام محمد را نیاوردے شفع آدم نہ آدم یافتے تو بہ نہ نوح از غرق نچینا

● اسم محمد کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ جتنی عقیدت و محبت سے اس نام کو چوما جاتا ہے اتنا کسی بھی نام کو نہیں چوما جاتا۔

کسی یورپی ملک میں ایک محفل میلاد انعقاد پذیر تھی، جس میں ایک غیر مسلم انگریز سرکار بھی مدعو تھا، اس نے یہ عجیب منظر دیکھا کہ جب بھی نام محمد زبانوں پہ آتا ہے تو شرکائے محفل بڑی عقیدت سے اپنے انگوٹھوں کو چوم لیتے ہیں۔ اس نے وجہ پوچھی تو بتایا گیا کہ اس طرح ہم اپنے نبی کے نام کے ساتھ اپنی عقیدت و محبت کا اظہار کرتے ہیں۔ اس بات کا اس کے دل پر گہرا اثر ہوا اور اس نے گھر واپس جا کر حضور ﷺ کی پاکیزہ زندگی کا مطالعہ کرنا شروع کر دیا، اور یہ مطالعہ بالآخر اسے دائرہ اسلام میں لے آیا۔ پس نام محمد کا چوما جانا اتنا بابرکت ثابت ہوا کہ ایک غیر مسلم کے دائرہ اسلام میں داخل ہونے کا سبب بن گیا۔

المقاصد الحسنہ للسحاوی اور المسند الفردوس للذیلی کے مطابق حضور ﷺ کا نام مبارک سن کر خلیفہ رسول حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اسے چوما تو آپ ﷺ نے فرمایا: مَنْ فَعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلَ خَلِيلِي فَقَدْ حَلَّتْ عَلَيْهِ شَفَاعَتِي (جس نے یہ عمل کیا جو میرے خلیل ابوبکر نے کیا ہے اس کے لیے میری شفاعت حلال ہوگئی)۔ فتاویٰ شامی کے مطابق اذان میں نام مبارک چومنے والے کو حضور ﷺ اپنے پیچھے جنت میں لے جائیں گے۔ بزرگوں نے فرمایا کہ جو نام مبارک سن کر انگوٹھے چومے اور انہیں آنکھوں سے لگائے تو اسے کبھی آنکھوں کی تکلیف نہ ہوگی۔

● اسم محمد کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ لوگ آج چودہ سو سال بعد بھی نہایت عقیدت و محبت کے ساتھ اپنے بچوں کے نام میں اس کو شامل کرتے ہیں، یہ دنیا کا سب سے زیادہ کامن (مقبول) نام ہے، کوئی بھی دوسرا نام اس کا مقابلہ کرنے سے قاصر ہے۔ بقول علامہ محمد اقبال:

سالارِ کارواں ہے میرِ حجاز اپنا اس نام سے ہے باقی آرامِ جاں ہمارا

● اسم محمد کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ اگر کوئی انسان سوتے وقت اپنے دونوں ہاتھوں کو سمیٹ کر اپنے سر کے پاس رکھ لے اور اپنے دونوں گھٹنوں کو سمیٹ کر پیٹ کے قریب کر لے تو وہ اسم محمد کی تصویر بن جاتا ہے۔ اور سونے کا سب سے بہترین طریقہ بھی یہی ہے۔

ماں کے پیٹ میں جنین بھی اسم محمد کی صورت میں ہوتا ہے۔ اگر آپ انسان کی قد و قامت پر غور کریں تو وہ بھی اسم محمد کی تصویر ہے۔ جن گناہ گار انسانوں کو دوزخ میں بھیجا جائے گا، اللہ تعالیٰ ان کی موجودہ ساخت کو تبدیل فرما دے گا، کیونکہ ایک تو اس ساخت سے نام محمد کا اظہار ہوتا ہے اور دوسرا حضور ﷺ کی ذاتِ اقدس کو بھی اللہ تعالیٰ نے اسی ساخت پر پیدا فرمایا ہے۔

● اسم محمد کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ یہ نام معجزاتی طور پر مختلف کائناتی اشیاء میں اپنا جلوہ دکھاتا رہتا ہے۔ کبھی یہ چاند میں لکھا نظر آتا ہے، کبھی بادلوں میں لکھا نظر آتا ہے، کبھی بجلی کی چمک میں لکھا نظر آتا ہے، کبھی پتھروں پہ لکھا نظر آتا ہے، کبھی سبزیوں پہ لکھا نظر آتا ہے، کبھی روٹیوں پہ لکھا نظر آتا ہے، کبھی درختوں کے پتوں پہ لکھا نظر آتا ہے، کبھی مختلف جانوروں پہ لکھا نظر آتا ہے۔ اسی طرح اور بھی بہت سی چیزیں ہیں جن پہ یہ لکھا دکھائی دیتا ہے۔

ایسا اللہ تعالیٰ کے اسمِ گرامی کے بعد صرف اسم محمد کے ساتھ ہی ہوتا ہے، تاکہ دنیا والوں کو پتہ چلے کہ یہ ایک برحق ہستی کا نام ہے، وہ اس کا کلمہ پڑھیں اور کامیابی کے راستے پر چلیں۔

قوتِ عشق سے ہر پست کو بالا کر دے دہر میں اسم محمد سے اجالا کر دے

● اسم محمد کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ اس کی ”احادیث“ میں بہت زیادہ عظمت بیان ہوئی ہے۔ ”بہارِ شریعت“ (از علامہ امجد علی اعظمی) میں ذکر کردہ احادیث کا خلاصہ حسب ذیل ہے۔

جس نے حضور کی محبت اور آپ کے نام سے برکت حاصل کرنے کے لیے اپنے بیٹے کا نام محمد رکھا، وہ اور اس کا بیٹا دونوں جنت میں جائیں گے۔ جس کا نام محمد یا احمد ہوگا

اسے اللہ تعالیٰ دوزخ میں نہ ڈالے گا۔۔ اپنے ہر بیٹے کے نام میں نام محمد کو ضرور شامل رکھا کرو۔۔ جو اپنے کسی بھی بیٹے کا نام محمد نہ رکھے وہ ایک جاہل آدمی ہے۔۔ جس کے نام میں محمد ہو اس کا احترام ضروری ہے۔

غلام مصطفیٰ بن کر میں بک جاؤں مدینے میں محمد نام پر سودا سر بازار ہو جائے

● اسم محمد کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ جب کسی دکھ درد کے موقع پر اس کے ذریعے آپ ﷺ کو یاد کیا جائے تو آدمی کا دکھ درد کا فور ہو جاتا ہے۔ ایک مرتبہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا پاؤں سن ہو گیا، ان سے کسی نے کہا کہ آپ کے نزدیک جو شخصیت سب سے زیادہ محبوب (مراد ذات مصطفیٰ بدلیل لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّىٰ أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ.. الخ) ہو اسے یاد کیجیے۔ اس پر انہوں نے کہا ”يَا مُحَمَّدًا“۔ یہ کہنے سے آپ کا پاؤں ٹھیک ہو گیا۔۔

ان کے شمار کوئی کیسے ہی رنج میں ہو جب یاد آ گئے ہیں سب غم بھلا دیے ہیں

● اسم محمد کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ اس کو سنتے ہی عشق والوں کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں، اس کا ذکر ہوتے ہی بڑوں بڑوں کی گردنیں خم ہو جاتی ہیں، اس کے تصور سے ہی کئی عشاق کی آنکھیں رَم جھم برسنے لگتی ہیں، اس کو بغیر وضوئی اہل محبت اپنی زبان پہ لانا بھی بے ادبی سمجھتے ہیں۔ بقول شاعر:

ہزار بار بشویم دہن ز مشک و گلاب ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبی است
یہ نام تو وہ ہے کہ لوگ اس پر اپنی جانیں تک بچھا کر دیتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:

حسن یوسف پہ کٹیں مصر میں انگشت زناں سر کٹاتے ہیں تیرے نام پہ مردان عرب
مزید عشاقان رسول کے جذبات محبت کی ترجمانی کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:

کروں تیرے نام پہ جاں فدا، نہ بس ایک جاں دو جہاں فدا
دو جہاں سے بھی نہیں جی بھرا، کروں کیا کروڑوں جہاں نہیں

● اسم محمد کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ اس کی برکتیں بے شمار ہیں۔ اگر کوئی شخص روزانہ مراقبہ کرے اور اپنے دل پہ اسم محمد لکھا ہو تصور کرے تو اس کا مردہ دل زندہ ہو جائے گا اور

نیز بھی بہت اچھی آئے گی۔ اگر کوئی شخص چاہے کہ اس کے ہاں بیٹا پیدا ہو تو وہ مکت مانے کہ اگر میرا بیٹا پیدا ہو تو میں اس کا نام ”محمد احمد“ رکھوں گا، نیز جب اس کی بیوی حاملہ ہو تو پہلے چار ماہ وہ اپنی انگلی سے اس کے پیٹ پر روزانہ یہ عبارت لکھا کرے ”مَنْ كَانَ فِي هَذَا الْبَطْنِ اسْمُهُ مُحَمَّدٌ“ (جو اس پیٹ میں بچہ ہے اس کا نام محمد رکھا جائے گا)، ان شاء اللہ اس کے ہاں بیٹے کی پیدائش ہوگی۔

مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ کے الفاظ میں اللہ تعالیٰ نے یہ تاثیر رکھی ہے کہ اس کو باقاعدہ بطور وظیفہ پڑھنے والے کو گناہوں سے نجات حاصل ہوتی ہے، نیکی کی رغبت پیدا ہوتی ہے، بڑی بڑی مشکلات حل ہوتی ہیں، غذا ملتی ہے، دوا ملتی ہے، شفا ملتی ہے، رزق، عزت، شان، شوکت اور سر بلندی حاصل ہوتی ہے، روحانی بھیدوں سے پردے ہٹتے ہیں، نظام کائنات کے معاملات معلوم ہوتے ہیں، اٹلے کام سیدھے ہوتے ہیں، رزق اتنا وافر عطا ہوتا ہے کہ مسلسل بانٹتے رہنے سے بھی ختم نہیں ہوتا۔

مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ کا وظیفہ پڑھنے والا کبھی بھی بے اولاد نہیں رہ سکتا۔ جس خاتون کو بیٹے کی خواہش ہو وہ دورانِ حمل ہر نماز کے بعد اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر کہے ”یا اللہ! تو مجھے بیٹا عطا فرما، میں اس کا نام محمد رکھوں گی“ ان شاء اللہ بیٹا عطا ہوگا۔

مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ کا وظیفہ برکت ہے، راستہ ہے، منزل ہے، عزت ہے، عروج ہے۔ اس کی کثرت کرنے والے کو انبیائے کرام، صحابہ کرام، اہل بیت اطہار اور اولیائے کرام کی زیارتیں نصیب ہوتی ہیں۔ ایسے بندے سے حضرت خضر علیہ السلام محبت فرماتے ہیں اور ہر مشکل میں اس کا ساتھ دیتے ہیں۔ بعض اوقات روحانی طور پر قطب اور ابدال کے منصب کے لیے بھی بندے کا انتخاب ہو جاتا ہے۔

اس وظیفے کی اتنی برکات اور تاثیرات کی وجہ یہ ہے کہ ”اسم محمد“ کائنات کی روح ہے، اس کی جان ہے، اس کی بنیاد ہے، اور اس کو محیط ہے، اسی کے صدقے اُس کا تحفظ ہے، جس دن لوگ اس نام سے دور ہو جائیں گے اس دن ساری کائنات کو مٹا دیا جائے گا۔

معروف نعت گو شاعر مولانا جمیل الرحمان قادری نے نام محمد پر ایک خوبصورت نعت

لکھ دی، آئیے مل کر اس سے برکت حاصل کرتے ہیں:

آنکھوں کا تارا نام محمد دل کا اجالا نام محمد
 اللہ اکبر رب العلیٰ نے ہر شے پہ لکھا نام محمد
 ہیں یوں تو کثرت سے نام لیکن سب سے ہے پیارا نام محمد
 دولت جو چاہو دونوں جہاں کی کر لو وظیفہ نام محمد
 شیدا نہ کیوں ہوں اس پر مسلمان رب کو ہے پیارا نام محمد
 اللہ والا دم میں بنادے اللہ والا نام محمد
 صل علیٰ کا سہرا سجا کر دولہا بنایا نام محمد
 نوح و خلیل و موسیٰ و عیسیٰ سب کا ہے آقا نام محمد
 سارے چمن میں لاکھوں گلوں میں گل ہے ہزارا نام محمد
 پائیں مرادیں دونوں جہاں میں جس نے پکارا نام محمد
 مومن کو کیوں ہو خطرہ کہیں پر دل پر ہے کندہ نام محمد
 رکھو لحد میں جس دم عزیزو مجھ کو سنانا نام محمد
 پڑھتی درودیں دوڑیں گی حوریں لاشہ جو لے گا نام محمد
 روز قیامت میزان و پل پر دے گا سہارا نام محمد
 پوچھے گا مولا لایا ہے کیا کیا میں یہ کہوں گا نام محمد
 غم کی گھٹائیں چھائی ہیں سر پر کر دے اشارہ نام محمد
 بیڑہ تباہی میں آ گیا ہے دے دے سہارا نام محمد
 زنجی جگر پر مجروح دل پر مرہم لگا جا نام محمد
 آنکھوں میں آ کر دل میں سما کر رنگت رچا جا نام محمد
 اپنے جمیل رضوی کے دل میں آ جا سا جا نام محمد

